49011-کیا عورت کے لیے نماز عید کے لیے جانا افضل ہے یا کہ اپنے گھر میں رہنا افضل ہے ؟

سوال

مجھے علم ہے کہ عورت کے لیے گھر میں نماز ادا کرنا افضل ہے، لیکن میرا سوال نماز عید کے متعلق ہے کہ آیا عورت کے لیے نماز عید گھر میں افضل ہے یا کہ نماز عید کے لیے عید گاہ جانا ؟

پسندیدہ جواب

عورت کے لیے نماز عید کے لیے جانا افضل ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی حکم دیا ہے.

بخاری اور مسلم رحمہما اللہ نے ام عطیہ رضی اللہ تعالی عنہا سے بیان کیا ہے وہ کہتی ہیں :

"ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور عید الاضحی میں نکلنے کا حکم دیا، نوجوان شادی کے قابل اور حیض والی اور کنواری عورتیں نکلیں، اور حیض والی عورتیں نماز سے علیحدہ رہیں، اور وہ خیر اور مسلمانوں کی دعاء میں شریک ہوں، میں نے کہا : اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اگر ہم میں سے کسی ایک کے پاس اوڑھنی نہ ہو تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اس کی بہن اسے اپنی اوڑھنی دے دے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (324) صحیح مسلم حدیث نمبر (890).

العواتق : عاتق کی جمع ہے، جو بالغ لڑکی یا قریب البلوغ یا شادی کے قابل لڑکی کو کہتے ہیں.

ذوات الخدور : کنواری لڑکیاں.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اس میں عورتوں کا نماز عید کے لیے نکلنے کا استحباب ہے، چاہے وہ چاہے وہ نوجوان ہوں یا نہ، یا پھر شکل وصورت والی ہوں یا نہ. اھ

اور شوکانی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

یہ حدیث اور اس کے معنی میں جو دوسری احادیث ہیں عیدین میں عورتوں کے لیے عید گاہ کی طرف نکلنے کی مشروعیت کی متقاضی ہیں، بغیر کسی فرق کے کہ وہ کنواری ہو یا شادی شدہ، یا جوان ہو یا بوڑھی، حائضہ ہو یا دوسری، جبکہ وہ عدت والی نہ ہو اور اس کے نکلنے میں عورت یا کسی دوسرے کے لیے فتنہ نہ ہو، یا پھر اسے کوئی عذر ہو. اھ

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے دریافت کیا گیا :

کیا عورت کے لیے نماز عید کے لیے جانا افضل ہے یا کہ گھر میں رہنا ؟

توشیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

"عورت کا نماز عید کے لیے جانا افضل اور بہتر ہے؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو نماز عید کے لیے جانے کا حکم دیا ہے، حتی کہ قریب البلوغ اور کنواری عورتوں کو بھی یعنی ان عورتوں کو بھی نکلنے کا حکم دیا ہے جو عادتا باہر نہیں نکلتیں چنانچہ حائضہ عورت بھی عورتوں کے ساتھ عید گاہ جائیگی، لیکن وہ نماز والی جگہ میں داخل نہیں ہوگی؛ کیونکہ عید گاہ مسجد ہے، اور مسجد میں حائضہ عورت کے لیے ٹھرنا جائز نہیں، لیکن وہ وہاں سے گزر سکتی ہے، یا پھر وہاں سے کوئی چیز پکڑ سکتی ہے، لیکن وہاں ٹھرے گی نہیں.

تو اس بنا پر ہم یہ کہیں گے کہ: عورتوں کو نماز عید کے لیے نکلنے اور مردوں کے ساتھ اس نماز میں شریک ہونے کا حکم ہے، اس میں شرکت کا حکم ہے. جس سے خیر اور ذکر اور دعاء حاصل ہوتی ہے. اھ

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (210/16).

اور شیخ رحمہ اللہ کا یہ بھی کہنا ہے:

"لیکن عورتوں کو بے پردا اور بناؤ سنگھار کر کے نکلنے سے اجتناب کرنا چاہیے، اور نہ ہی وہ خوشبو اور عطر استعمال کر کے نکلیں، کیونکہ اس طرح وہ سنت پر عمل اور فتنہ سے اجتناب دونوں کو جمع کر سکتی ہیں.

اور آج کل جو کچھ عورتوں سے بے پردگی اور خوشبو کا استعمال ہو رہا ہے وہ ان کی جہالت اور ان کے ذمہ داران اولیاء کی کوتاہی کی بنا پر ہے، اور یہ عمومی شرعی حکم کو نہیں روک سکتا، جو کہ عورتوں کو نماز عید کے لیے نکلنے کا ہے" اھ

واللہ اعلم.